New Era Magazine

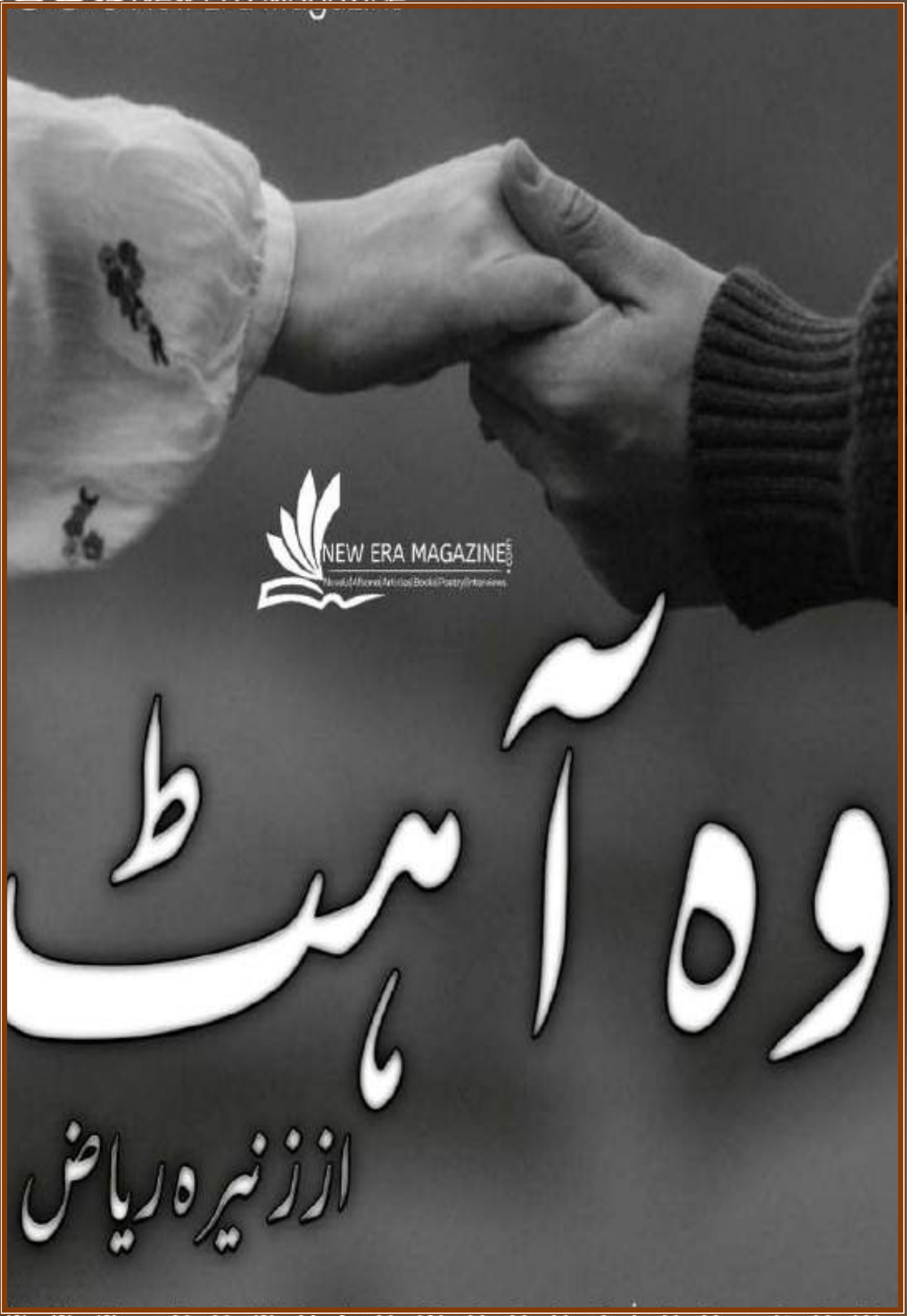

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

وہ آہٹ

از زنیرہ ریاض

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ابے آجا واپس۔ہاں آیا۔امجد کی آواز پہ راحیل نے جواب میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ سے آنے کا اشارہ کیا تھا

وہ اندھیری رات تھی بارش زور و شور سے برس رہا تھی بادلوں کی گرج دل دہلا دینے والی تھی۔آسمان سیاح بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ہوا ایسی تیز کہ درختوں کے پتے جھوم جھوم کر بارش میں جیسے رقص کر رہے ہوں۔روڈ بلکل خالی تھا

اندھیرے اور تیز برستی بارش اور روڈ پہ دور تین چار بلب اس روڈ کو دلکش بنا رہے تھے۔سائیڈوں پہ لگے درخت جھوم رہے تھے۔۔

اتنے میں سامنے سے دو آدمی ایک آدمی دوسرے کو سہارا دیتے پکڑ کر لا رہا تھا اسکی بائیں سائڈ پہ موجود سہارا سے لڑکھڑا کر چلنے والا زخمی آدمی جیسے خون سے لت پت تھا۔

امجد آج بارش اور موسم بہت خوشگوار ہے کیوں نہ کہیں باہر چلیں ؟ابے گدھے ابھی باہر ہی تو بھیگ رہے ہیں۔ابے میرا مطلب ہے کچھ کھانے چلتے ہیں۔

میری جیبیں خالی ہیں اپنے خزانے سے کھلانا ہے تو چل۔

راحیل عمر کی ہاتھ سے سیگریٹ لے کر اپنے منہ سے سلگتا ہوا بولا۔ تیرہ جبیں صدا سے خالی ہی رہی ہیں کچھ ہو بھی تو کہاں تو نے نکالنا ہے۔ بس جگر مفت کھانے کا اپنا ہی مزا ہے۔ ابے وہ دیکھ۔ چپ کر کے چلتے رہو انجان بن کر تم نے کچھ نہیں دیکھا۔ ابے یاروں وہ آدمی زخمی ہے روڈ بہت لمبا ہے مر جائے گا وہ۔ تو ہم کونسا اس وقت پر اڈو پہ لانگ ڈرائیو کر رہے ہیں۔ تو بس!

راحیل کہتا قریب سے گزرتے اس زخمی شخص کے پاس دوڑا۔

کین آئی ہیلپ یو؟

ہیلو روکیں آپ مجھے سن رہے ہیں؟ ابے رک تو جا۔ خون بہہ رہا ہے اسکا۔ تم چلے جاؤ میں چلا جاؤں؟ ابے پاگل کی اولاد مر جائے گا یہ۔ اسنے تو ویسے بھی مرنا ہے ساتھ تو بھی مرے گا۔ چل جا ب۔۔ اس آدمی نے راحیل کو اسکے دوستوں کی طرف اشارہ کرتے جانے کا کہا۔

تجھے کبھی کسی کرنیپر یا خطرناک آدمی سے ڈر لگتا ہے امجد؟ ابے گدھے کی دونوں ایک

کی کیٹیگری میں آتے ہیں۔

وہ کیسے ؟راحیل نے سنجیدہ انداز میں کہا تھا۔

ابے دیکھ کوئی آدمی جو کرنیپر یا انسانی جانوں کے خون کا۔دشمن ہو گا تو وہ خطرناک ہو گا تو یہ سب کر رہا ہو گا ناں۔۔

ہاں بھئی بات تو سہی بولی تو نے۔۔یہ ہواؤں میں عجیب طرح کا شور کیوں ہے ؟

کونسا شور؟یہ سن۔۔

ابے میرا تو جسم ٹھنڈ سے ٹھنڈا ہو رہا ہے یہ پھیلیاں تو عمر سے پوچھ۔۔بھائی کوئی آواز نہیں ہے راحیل۔۔پھر مجھے کیوں آرہی ہیں؟تجھے بھوک لگ رہی ہے اس لیے تیرا یہ بھیجا میوزک کی دنیا میں تب تک سیر کرنے گیا ہے جب تک کھانا تیرے آگے آئے۔۔

کیا ہوا؟کچھ نہیں وہ کیا بول رہا تھا تجھے ؟ایسے نشے میں لگ رہا تھا مجھے تو وہ۔ابے وہ بولا کیا ہم یہ پوچھ رہے ہیں۔عمر کچھ نہیں بس چلو یہاں سے تم دونوں۔لگتا ہے تیری بہت

اچھی طرح سے واٹ لگائی ہے اسنے جو تو اسکا رشتہ دار بننے نکلا تھا۔۔ ہاہاہا۔۔ عمر اور راحیل بے تحاشہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے تھے۔ یہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ یہ راستہ غلط تو نہیں؟ یہ راستہ بلکہ ٹھیک ہے محترم آپ دماغ سٹھیایا ہوا ہے۔

روکو۔۔ اس طرف نہیں جانا اس روڈ کر چھوڑ کر دائیں طرف جو روڈ ڈھابے کی طرف جاتا ہے اس طرف چلو۔ بارش میں تو ہمیں ٹھیک بھیگوا رہا ہے۔۔ فضول بحث نہیں کر اور چل اب۔

تو کیوں سنجیدہ ہو گیا ہے بے؟

ابھی تو چل یہاں سے یاروں تم۔

تو پیچھے کیوں مڑ مڑ کر دیکھ رہا ہے بار بار؟ ابے مغزماری نہ کر۔ ابھی اس ایریا سے نکلو۔۔

چک تجھے گانا سناتا ہوں وہ سنتے سنتے نکلتے ہیں اس روڈ کے پار۔۔

آدھی رات کا وقت اور یہ سب سے تاریک رات ہو گئی تھی۔ بارش مکمل طرح سے تھم چکی تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں بادلوں کو دھکیل کر اب کہیں اور لے جا رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آسمان پہ سفید بادل روئی کے پھولوں کی طرح بھاگتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

ہر۔طرف ایک خاموشی چھا چکی تھی۔

وہ سامنے دیکھو۔کدھر؟ابے وہ سامنے کیا ہے؟اندھیرے میں کچھ معلوم تو نہیں ہو رہا

مجھے تو قبرستان لگ رہا ہے۔

عمر دیکھ تیری آنکھیں ہی نکال لوں گا اگر یہ بات جھوٹی ہوئی تو۔لو جی۔میں تجھے

سٹیمپ تھوڑی لگا کر دورہا ہوں ایک اندازہ لگایا ہے۔رکو رکو۔

معلوم مجھے یہ کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔وہ دیکھ سامنے وہ گاڑی رکی ہوئی۔اس وقت یہ

گاڑی قبرستان کے پاس کیا کر رہی ہے؟پوچھ کر آتا ہوں پھر تجھے بتاتا ہوں۔سنجیدہ نہیں

رہ سکتا تو؟کیا کروں اینکر ہونے کے ساتھ ایکٹر بھی بن گیا ہوں

منہ بند کر اور فلم مت چلا ابھی۔کیا کہتے ہو چل کر دیکھیں کیا ماجرہ ہے؟

میں تو کہتا ہوں ڈھابا پانچ منٹ دور ہے سیدھے رستہ وہی چلو۔

ابے اسکو تو یہیں پھینک واپسی پہ اٹھا لیں گے۔گدھے مجھے تم لوگ یہاں روڈ پہ

لاوارث پھینک کر جاؤ گے؟تیرے کام جو ایسے ہیں وہاں کسی کی زندگی موت کا مسئلہ ہو

سکتا ہے تجھے یہاں۔

ہماری اپنی موت آگئی وہاں تو کیا کرو گے تم لوگ۔

تو بول لے پہلے۔

چلو چلوا بھی میرا ریڈیو شروع ہو گیا تو تم لوگوں نے مجھ ایف ایم کو سن سن کر تھک جانا ہے

تم دونوں پیچھے رہو آگے میں جاتا ہوں۔۔

اپنے شوز یہاں اتار دو راحیل۔اگر معاملہ آگے خراب ہوا تو جوتوں کی آواز پہ پھنس سکتے ہیں۔

بات تو پانچ روپے کی کر دی تو نے۔یہاں اس درخت کے نیچے رکھ دیتے ہیں اتار کر۔

دیکھ میرا جوتا نیو ہے اس پہ اپنا جوتا رکھ کر خراب نہ کری ورنہ ایسی قبرستان میں کسی جن کے پاس تجھے رکھوا جاؤں گا۔۔ہاہاہا

تو بہت کمینہ ہے راحیل۔

ہاں تم لوگوں سے ملنے کے بعد کی اس مہا سٹیج پہ پہنچا ہوں۔۔

ہاہاہاوہ تینو ہنسے لگ گئے تھے۔

ششششش۔۔آہستہ ہنسو۔۔

راحیل نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اشارہ میں کہا تھا۔۔گاڑی کے اندر تو کوئی نہیں بیٹھا! عمر آگے والی سیٹس پہ دیکھ۔۔

شیشہ صاف کر کے دیکھتا ہوا عمر نے ایک نگاہ پیچھلی سیٹ پہ ڈالی جیسے اسے کوئی پیچھے بیٹھا ہوا معلوم ہوا ہو۔۔

اوئے سالے۔ادھر آ۔۔پیچھے سیٹ پہ موبائل کی لائٹ مار۔

کوئی نہیں ہے سارا دیکھ لیا ہے

ابے کر تو پھر سے۔۔اوہ شٹ۔

یہ تو بند ہو گیا ہے راحیل نے عمر اور امجد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

تو ادھر کیا دیکھ رہا ہے جھاڑیوں میں؟ یہاں آ ؤ یہ دیکھو۔

یہ کیا ہے ؟ایک چاقو خون سے لت پت۔اور یہ کچھ پیسے اور یہ موبائل !آن کر۔

موبائل بند ہے

بیٹری دیکھ اسکی۔بیٹری نکالی ہوئی ہے پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔

بھائی میری بات مانو واپس چلو خطرہ لگ رہا مجھے۔عمر ڈر مت کچھ نہیں ہوتا۔۔میرے ہاتھ کانپنے لگ گئے ہیں ڈر سے اور تجھے۔۔کچھ نہیں ہوتا یار تو ادھر آ میرے ساتھ۔۔ راحیل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر آگے چلنا شروع کیا تھا۔امجد؟وہ چاقو اٹھا لو شاید آگے کام آئے۔

ہاں اچھا آئیڈیا ہے۔

شاید نہیں گدھوں کام آئے گا یقیننا۔خود موت کے منہ میں جا رہے ہو ساتھ مجھے بھی دھکیل رہے ہو۔۔عمر دیکھ

ہم تو ڈوبیں گے صنم تجھ کو بھی ساتھ لے ڈوبیں گے آج یہ تیرے ساتھ حقیقت ہو

رہی بس یہی امیجن کر۔ چل بے۔ابے کرناں امیجن۔چیپڑیں یہ کھالی تو مجھ سے۔۔

چل یہی بیٹھ اسی قبرستان میں بیٹھ کر پہلے ایک دوسرے کے دانے توڑتے ہیں پھر آگے

بڑھتے ہیں۔۔

امجد کہہ کر زور سے ہنسا تھا

راحیل اور عمر سنجیدگی سے چل رہے تھے۔۔

میرے پاؤں کے نیچے کچھ آیا ہے۔

عمر ایک پل کے لیے رکا۔۔

کیاہوا؟ یار کچھ چبا ہے میرے پاؤں میں۔کچھ کیسا؟ جیسے کوئی سخت چیز ہو۔

پتھر ہو گا گدھے۔آگے چل

امجد یہ گدھا کہنا بند کرے گا تو؟ اچھا اب مزاق نہیں کیا تو تم لوگوں نے یہی ڈر کر مر جانا

ہے۔ہاں رونے تدفین کرنی ہے ہماری؟ ارادہ تو نہیں ہے تو کہہ رہا ہے تو کر دوں گا۔۔

وہ پھر سے کہہ کر قہقہ لگاتا ہوا ہنسا تھا۔۔

ششش۔۔بوائز وہ ہم لوگوں نے دھیان تو دیا نہیں۔یہ قبرستان کی تختیاں کچھ عجیب

نہیں؟

ہاں عجیب تو ہیں۔

یہ سیدھی دیوار نما تختیاں مجھے مسیحی لوگوں کا قبرستان لگ رہا ہے۔

نہ کر۔ابے ہاں فلموں میں نہیں دیکھا انکی تختیاں ایسے ہوتی ہیں۔ہاں بات تو تو چھ آنے کی کر رہا ہے لیکن!

لیکن؟لیکن وہ دو قبروں سے اگلے قبر دیکھو اس سائڈ سے آواز آرہی ہے۔ہاں آرہی ہے بہت آہستہ سی۔ہاں مجھے بھی جیسے کوئی کچھ گھسیٹ رہا ہو۔لاش؟عمر نے ڈر کر زور سے بولا۔ابے میری کمر سے نیچے اتر۔نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔میں جیسے چلوں گا؟تو چل۔اففف

احمق کے ساتھ ساتھ تم نے بچوں کی نادانیوں سے بھی آگے جا ریکارڈ بنایا ہوا ہے۔

میں کہہ رہا ہوں میں واپس چلا جاؤں گا تمیز سے پیش آؤ میرے ساتھ موت تک لے آئے ہو مجھے۔

عمر کانپتی آواز سے ڈرتے ہوئے بولا۔۔

بارش پھر سے شروع ہو گئی ہے۔

تو پھر؟ آگے چل راحیل نے امجد کو کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

آہستہ قدم رکھو پھسل مت جانا مٹی سے۔ راحیل میری بات مان واپس چل۔ لاش وہ دیکھو سامنے۔

کہاں؟ وہ دیکھو! یہ چہرہ دیکھا ہوا کیوں لگ رہا ہے مجھے؟ راحیل نے آگے ہوتے ہوئے غور سے اندھیرے اور دور سے بہت ہلکی سے پڑتی کوئی روشنی سے زمین پہ پڑے ہوئے اس انسانی جسم کو پہچاننے کی کوشش کی!

کہاں دیکھا ہے اسکو کہاں؟

ابے۔ یہ تو مجھے وہ جو زخمی آدمی کے ساتھ والا وہ شخص۔۔

لگ رہا ہے۔ عمر بولا تھا

ہاں ہاں ہاں یہ تو وہی ہے۔

اسکو کس نے مارا؟ لیکن زخمی تو دوسرا شخص تھا وہ نہیں مرا اور یہ؟ نہیں تو اسکو مارنا چاہتا ہے؟ امجد میرے کہنے کا مطلب ہے حالت اسکی خراب تھی اسکی جگہ یہ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک باتوں کی سو بات۔

عمر امجد۔جب میں اسکے پاس گیا تھا تو اسنے مجھے کہا تھا یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری جان جائے گی! سچ میں؟

تیری قسم سچ میں۔اور اب یہ کر گیا!

چھپو چھپو! وہاں سے کوئی آرہا ہے۔امجد نے گیلی زمین پہ کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی آرہا ہے چھپو چھپو۔

مارے گئے آج ہم۔۔کس دلدل میں۔۔ ششش۔۔یہ کس طرف جارہا ہے۔۔منہ پہ اسکے چادر ہے عورتوں کی طرح کنہ ڈھانپہ ہوا۔

یہ قبرستان کے پیچھے ان جھاڑیوں کی طرف کیوں جارہا ہے؟ پارٹی کرنے بروپارہ چڑیلوں کے ساتھ۔تم دونوں یہاں رکو میں دیکھ کر آتا ہوں۔

چل ٹھیک ہے اور واپس اسی جگہ پے آئیں۔اگر یہاں نہ ہوئے تو جوتوں والے درخت

کے پاس ہوں گے۔خیال سے جانا امجد۔

ہاں ہاں فکر نہیں کرو تم لوگ اس لاش پہ نظر رکھنا۔

یہ کس اندھیری کھوٹری میں جا رہا ہے۔پیچھے نہ دیکھی دیکھی۔چلتا جا کہیں تو رکے گا۔

امجد اس آدمی کا پیچھے کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہوا بول رہا تھا۔۔

چھپ امجد۔جیسے اسکو کیسی آواز دی ہو۔

آوہ شٹ۔بارش سے یہ قبر بہہ گئی ہے۔۔نکل پاؤں باہر۔ابے نکل کیوں نہیں نکل رہا؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک لمحے کے لیے اسنے جیسے محسوس کیا تھا کسی نے اسکا پاؤں پکڑا ہوا ہے جو ٹوٹی قبر کے اندر پھسلا تھا۔۔

بھاگو۔۔یہ آواز؟

یہ آواز تو امجد کی؟

مر گئے آج ہم۔۔امجد۔۔امجد کہاں ہو تم؟امجد۔۔

راحیل میری بات مان پولیس کو بلاؤ۔۔پولیس اتنی اچھی نہیں جو رات کے اس وقت آئے گی وہ بھی ایسی جگہ پہ۔

امجد۔۔عمر تم یہیں رکو میں آگے جا کر دیکھ کر آتا ہوں۔۔

نہیں نہیں مجھے ساتھ لے کر جاؤ یہاں مت چھوڑو۔۔

عمر دیکھ مجھے امجد کا پتا کرنے دو آگے جا کر ہم دونوں گئے تو دونوں مریں گے اس طرح تم بچ جاؤ گے۔

نہیں راحیل موت زندگی ایک ساتھ تم چلو آ گے۔

صبح کی اذانیں ہونا شروع ہو گئیں تھی۔۔کہیں دور سے تین ایک ہی وقت میں اذانوں کی آواز گونجنے لگی تھی۔

ہلکی ہلکی روشنی ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔دو چڑیوں کی چہکار ہو رہی تھی جو بہوش راحیل اور عمر کہ اوپر بیٹھ کر بول رہی تھیں۔

بیٹا؟بیٹا اٹھو تم دونوں۔۔

نوجوانوں؟کس کے بچے ہو تم دونوں؟اٹھو

وہ بوڑھا آدمی پانی پھینکتا ہوا ان دونوں کو جگا رہا تھا

آنکھیں کھولو اٹھو بیٹا۔

آآپ؟ کون اٹھو بیٹا۔

تم لوگ یہاں اس قبرستان میں؟

ج۔جی وہ۔۔

کوئی بچھڑ گیا ہے تم دونوں کا اسکی یاد میں تم؟

نہیں نہیں۔۔ مشکل سے اٹھتے ہوئے راحیل نے جواب دیا

وہ ہم۔۔

امجد!

نیند سے بیدار اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔امجد وہ ہمارا دوست۔۔وہ مل نہیں رہا تھا

ہم اسکو ڈھونڈ رہے تھے بارش اور پھر کیا ہوا۔؟

راحیل سر پکڑ کر سوچنے لگا۔۔

اٹھو میرے گھر آؤ۔۔وہ سامنے والا میرا گھر۔اسکو ہوش نہیں آیا؟

عمر؟اس بوڑھے آدمی نے عمر کی طرف اشارہ کیا تھا۔

راحیل نے ایک نظر عمر پہ ڈالی اور جلدی سے پانی کی بوتل اس آدمی سے لے کر اس پہ چھینٹے مارنے لگا!

اٹھو عمر۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئیں آئیں میاں۔۔

آگئے آپ گھر؟مل گئی اپکو یاروں سے فرصت؟

دماغ مت خراب کرو چائے بنوا کر بھجوو رشیدہ کے ہاتھ۔

یہ نکھرے اپنے چینل میں دیکھایا کرو ہمیں گھر میں نہیں!

اینکر ہوگے تم اپنے چینل میں!

ہہہ۔۔ابھی اماں کو بتاتی ہوں۔

پیچھے کھڑی محراب نے راحیل کو کمرے کی طرف جاتا ہوئے کہا۔۔

اماں اماں۔۔

امجد گھر آگیا ہے اس سے پوچھیں یہ کہاں تھا ساری رات!

لگا کی مرچی؟ مل گیا سکون تمہیں اب۔۔امجد کمرے کا لاک لگاتا ہوا اسکو شکایت لگاتے

بولا۔۔

افف۔۔ریکیس امجد ریلیکس۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں گئے تھے تم؟

کیوں گئے تھے وہاں تم؟

جس آدمی کا قتل تم سے ہوا آج جانتے ہو اسکا کیا انجام ہو گا؟

بول امجد۔

شیشہ میں کھڑا چپ کیوں ہے تو؟ بول

افف یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔

رشیدہ چائے لے کر آؤ میری۔۔

وہ چلا کر بولا تھا

آئی صاحب!

امجد تمہارا فون ہے راحیل بات کر رہا ہے دروازہ کھولو۔

راحیل؟

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ منہ سے بولتا فورن لاک کھول کر دروازہ سے فون لے کر واپس لاک لگا کر صوفے پہ

ابیٹھا تھا۔۔ہیلو؟

امجد کہاں ہے تو؟ میں گھر ہوں تم لوگ کہاں ہو؟

ہم قبرستان کے پاس کسی انکل کا گھر ہے وہاں۔

تم لوگ وہاں سے واپس نہیں آئے ابھی؟ ہم بیہوش تھے ابھی اس انکل نے ہمیں۔۔

میں آ رہا ہوں کچھ دیر میں۔

میرے کپڑے پریس رکھنا مجھے آکر شو کے لیے جانا ہے۔

کچھ کھاتو لو ابھی تو واپس آئے ہو بیٹا۔

اماں آکر کھاؤں گا

وہ سنجیدگی سے کہتا کو گاڑی میں بیٹھ گیا۔

اففف۔۔ہر وقت جلدی میں رہتا ہے یہ لڑکا۔۔نہ کھانے کا ہوش ہوتا ہے اسکو نہ پینے کا بس دوست دوست دوست۔۔

اماں آپ نے ہی سر پہ چڑھا کر رکھا ہوا ہے بھائی کو۔

تم چپ کرو بڑا ہے تم سے۔

اب وہ تو گاڑی سے چپ چاپ نکل گیا ہے تو ابھی ایسا ہی کرنے والا ہے تو بتا دے میں آگلی بات کرنے کا مت سوچوں۔

نہیں بھائی بتا۔یار وہ سٹریس میں ہے تو سمجھ۔شام تک ٹھیک ہو جائے گا کچھ کھلا پیلا کر اسکا دل بہل جائے گا۔

ہاں سہی بولا میں تو بھول ہی گیا تھا یہ راز اسکو بیپی کرنے کا۔

اچھا سن آئیڈیا۔۔

ماما بھائی کے کپڑے استری کر رہی ہوں۔۔آمنہ عمر واپس آگیا؟

جی ماما بھائی ابھی آئے ہیں بس نہانے گئے ہیں آتے ہی مجھے کام پہ لگا کے۔پوچھا نہیں تم نے کہاں تھا وہ؟ماما کہاں ہو سکتا ہے امجد اور راحیل کے ساتھ تھا ابھی میں نے اوپر چھت سے دیکھا جب وہ ڈراپ کر کے بھائی ہو گئے۔افففف ایک یہ لڑکے !

ساری رات باہر رہتے ہیں ساتھ وارداتوں میں عمر کو بھی لگا دیا ہو گا۔۔ہاہاہا ایسا بلکل بھی نہیں ہے ماما۔بس رات بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے امجد کے گھر کی رک گئے تھے ہم۔

پیچھے ہٹو۔۔مجھ سے بات مت کرو تم۔۔ارے ماما بیٹے کو پیچھے کیوں کر رہی ہیں پاس مت بیٹھوں میں آپ کے؟

اسکی ماں نے ایک ناراضگی والی نگاہ عمر پہ ڈالی تھی۔۔

ماما ایسے تو مت دیکھیں عشق ہو جائے گا اپکو مجھ سے۔

ہٹ شرم کرو ماں ہوں تمہاری۔

ہاں تو ماں سے ایسا نہیں بول سکتے؟آپ میری پہلی محبت عشق جو ہیں۔۔ماں کو مکھن مت لگاؤ اب۔۔اچھا ماما سوری۔۔

دیکھیں کان پکڑ رہا ہوں۔۔

اب ایسا نہیں ہو گا۔بار بار ایسا ہوتا ہے۔اچھا چھوڑیں آئیں میرے ساتھ کھانا کھائیں آپ۔

نہ بھئی میں نے ناشتہ کر لیا ہے تم ہی کرو انگریزوں والا کھانا ڈنر بلا بلا اب۔

انگریز کی اولاد!

ہاہاہاماما کس کی تعریف کر کے گئی آپ اپنی یا بابا کی؟

عمر نے آٹھ کر جاتے ماں کو کہا تھا۔۔۔

بھائی؟ہاں بولو آمنہ۔اندر آجاؤں؟ہاں ہاں آجاؤ پوچھنے والی کونسی بات ہے۔

بھائی آپ جب رات باہر تھے تو کچھ لوگ ہمارے گھر کے باہر چکر لگا رہے تھے۔

لوگ؟جی بھائی کوئی انجان لوگ تھے۔

تم نے کہاں سے دیکھا؟

بارش برس رہی تھی میں چھت پہ بھیگنے گئی ہوئی تھی تب کچھ لوگ گاری گیٹ کے آگے روک کر گھر کی طرف اشارہ کرتے چہل قدمی کر رہے تھے۔

اسد کہاں تھا؟ بھائی سو گئے تھے انکی طبیعت ناساز تھی۔

بابا کو بتایا تھا؟ نہیں بابا کو نہیں بتایا تھا وہ ٹینشن لیتے۔۔

اچھا کوئی ڈرنے کی بات نہیں ویسے ہی راستہ بھول گئے ہوں گے۔ بھائی آپ میڈیا کے لوگوں کے دشمن بھی تو۔

ارے نہیں پگلی ادھر آؤ بیٹھو۔۔

راحیل نے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پہ بیٹھنے کا کہہ کر پیار سے سمجھانا شروع کیا۔

دیکھو ہم میڈیا کے لوگ ضرور ہیں لیکن ہماری پرسنل لائف پرسنل ہی ہے۔ اور کوئی ہمیں نقصان بھی چاہے تو ہمیں اپنی سیفٹی پتا ہیں۔

لیکن بھائی آپ رات جلدی آجایا کریں۔۔ اچھا ٹھیک ہی جیسے میری بہن کا حکم۔ آپا کی

کال آئی ویسے؟ہاں رات کال آئی تھی آپکا پوچھ رہی تھی اسلام آباد بھی بہت بارش ہوئی بتارہی تھیں۔۔اور طاہر کیسا تھا۔

بلکل ٹھیک۔۔ماموں ماموں بول رہا تھا۔۔ہاہاہا اچھا اتنا بڑا ہو گیا؟

جی بھائی۔

چلیں گے اسلام آباد بس کچھ دن کا کام پورا کرلوں میں۔

سچی بھائی؟

ایک دم سچی۔

میں پیکنگ شروع کروں؟

ہاں ہاں کرو۔۔

رات بہت تاریکی تھی ہر طرف موت کی خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہے۔۔اس خاموشی میں ایک دبی دبی اور گھٹی گھٹی آواز آرہی تھی جو کچھ دیر بعد لمبی کراہ میں تبدیل ہو جاتی تھی ایک لمحے کے لیے یہ آواز خاموشی ہو جاتی اس کے بعد ٹھک۔ٹھک کی آواز آنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگتی جیسے کوئی لکڑی کے تختے ہوا کھاڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔قبرستان کی پراسرار خاموشی میں ایک رونگٹے کھڑے کر دینے والی آواز آرہی تھی جو تازہ بنی ہوئی قبر تھی لگتا تھا کسی میت کو وہاں دفن کیے چھ سات گھنٹے گزرے تھے چھڑکاؤ کی وجہ سے مٹی ابھی تک گیلی تھی۔۔۔۔آواز اسی قبر سے آرہی تھی

اسی موت کے سناٹے میں تمہاری آواز سن کر ہم تمہاری طرف بھاگے تھے لیکن ایسے ہمیں لگا جیسے کسی نے ہمیں بہوش کیا ہو پاؤں میں کرنٹ لگا کر۔

میرے ساتھ بھی یہی ہوا تھا

اچھا گاڑی کے پیچھے سے پانی اور پیو اس کو۔

عمر ٹھیک ہو تم؟

ہاں ٹھیک ہوں۔۔یہ بابا کون تھا؟

یہ بابا اسکا قبرستان کے بائیں طرف گھر ہے اپنی بیوی کی قبر پہ آتا ہے ہر صبح کی نماز کے بعد۔۔وہ لاش کہاں گئی؟

چپ کر جاؤ تم دونوں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاش لاش لاش۔۔ عمر اکتا کر بولا تھا۔

میرے دماغ سے رات کا منظر اترنے دو پلیز!

عمر نے اب ہاتھ جوڑ لیے تھے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھے۔

اچھا ریکیس رہو تم عمر۔۔ ہم نہیں کرتے ابھی لیکن بعد میں ضرور!

مجھے بعد میں بھی نہیں کرنی کوئی بات۔اور تم دونوں بھی نہیں کرو گے۔ہم کیوں نہیں کریں گے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ میں نہیں چاہتا میں تم دونوں کو کھو دوں!

عمر کی آنکھ سے آنسو اسکی گال پہ گرا تھا۔

ہائے اتنا پیار ہم سے عمر؟

بکواس مت کر۔۔ عمر سنجیدہ ہوا تھا۔اچھا چل آ تجھے گھر جا کر اپنے ہاتھ کی چائے پلاتا ہوں۔

نہیں گھر سے جوتے بھی کھانے ہیں ہم نے ابھی ناشتہ میں۔

ہاں امجد تو گھر ڈراپ کر ہمیں۔

پھر شام کو ملتے ہیں۔

چل سہی ہے کہاں ملنا ہے؟

اسی قبرستان کے پاس والے روڈ پہ۔ چل بے میں نہیں آرہا اس جگہ پھر سے۔

عمر یار تو۔۔۔

آنا تو سہی! دیکھوں گا۔

وہ بحث کیے بغیر جواب دے کر چپ ہو گیا

سگریٹ سلگاتا وہ تینوں گلیوں کے بیچ کھڑا ہو گیا۔

راحیل دماغ سے کام لے اب۔

اگر اسنے کہا تیسری تو تجھے پہلی میں جانا چاہیئے۔

لیکن تو پہلی میں جائے گا کیوں؟

ابے کیونکہ انجان آدمی کو پڑوس ملکی گھومتا دیتے ہیں راستہ بتانے میں۔تو یہ پھر تیرا سوچ کا باپ لگتا ہے مجھے۔

وہ خود سے بولتا ایک کش لگاتا پہلی گلی کی طرف چل پڑا۔۔

یہ آدمی کون ہے بے آب؟

اسکے آگے آگے ایک آدمی چل رہا تھا

سنسان اور اندھیر گلی میں جوتوں کی چاپ بارش کی بوندوں پہ پاؤں رکھنے سے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے؟

آگے چلنے والے آدمی نے ایک آواز پیچھے مڑ کر لگائی جس پہ راحیل دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑا ہو گیا تھا۔

جوتوں کی چاپ رکتے ہی وہ آدمی پھر سے آگے کی طرف چلنے لگا۔

تھوڑا دور جیسے ہی اسنے دوسری گلی کا راستہ پکڑا

راحیل تیز قدموں سے اسکے پیچھے لپکا۔

ایک بہت بڑا گھر جس کا دروازہ ایک بہت بڑا اور پائیدار لکڑی کا بنا ہوا اندھیرے میں صدیوں پرانی عمارت کی جھلک دے رہا تھا۔

وہ آدمی اس دروازہ پہ جا کر کھڑا ہوا اسنے دستک دی۔

اگلے کی سینکڈ وہ دروازہ کھل گیا اور وہ آدمی اندر داخل ہو گیا۔

دروازہ کھلا تھا۔

بھول کر کھلا چھوڑ دیا یا پھر شاہد جان بوجھ کر۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امجد تمہارا فون بج رہا ہے کب سے۔۔امجد۔۔ہوں گے نکمے نکھٹے دستوں کی کال۔۔

اماں اتنا مت کوسا کریں ناں انکو۔کیوں نہ کوسوں؟سارا دن آفس ہوتے ہو اور شام دوستوں کے سنگ پارٹیاں روٹیاں باہر کی۔۔ہاہا اماں انکی زبان آپکے کوسنے سے اتنی کٹے گی کہ بچارے۔۔

بچارے۔۔ہونہہ۔۔کال اٹھاؤ کس کی ہے۔جی اوکے میری ماں۔۔

جو آپکا حکم۔

امجد ماں سے اٹھ کر فون موبائل پہ لگائے گیلری میں آیا تھا۔ ہیلو؟ دوسری طرف سے کوئی بولا تھا۔۔ہاں کہاں ہے تُو؟

یار قبرستان کے پاس ہوں تو جلدی یہاں پہنچ۔۔

تو اکیلا وہاں کیا کرنے گیا ہے؟

یکھ مارنے گیا ہوں تو بھی آجا۔۔

اچھا چل فون رکھ آتا ہوں۔

امجد نے کال بند کر دی تھی۔

راحیل پتر چل تو آگے چل دیکھتے ہیں اصل میں ماجرا ہے کیا یہ۔۔ وہ خود سے بولتا ہوا قبرستان کے اندر داخل ہوا۔۔ قبروں پہ ایک نظر تلاش نظروں سے ڈالتا وہ آگے حویلی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

میاں؟

اففف۔۔انکل اپنے تو ڈرا ہی دیا مجھے۔ راحیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حویلی والا آدمی اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا کھڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میاں مغرب کی ازان ہونے کو ہے تم اب تک یہاں؟

جی انکل وہ زرا کچھ کام سے آیا تھا دوست بس۔۔

تمہیں قبرستان میں اس اندھیر وقت میں کیا کام ہے؟

انکل وہ۔۔

اچھا رہنے دو کام۔ کر کے جلدی گھر لوٹ جانا کیونکہ۔۔

قبرستان میں زیادہ دیر رہنے والوں پہ خلائی مخلوق اثر چھوڑ جاتی ہیں۔

صرف اثر چھوڑ جاتی ہیں ساتھ کیوں نہیں لے جاتیں۔۔

راحیل نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔

بچے؟

جی میاں صاحب؟

آوہ سوری انکل۔

ہر بات مزاق میں نہیں اڑایا کرتے سنجیدگی بھی انسان کے لیے بہتر ہوتی ہے کسی کسی

حالات میں۔

یہ مجھے کوسنے بھاشن دینے کھڑے ہو گئے۔

جیسے میں تو ہوں کہ بچا۔

راحیل نے اس بوڑھے آدمی کے جاتے پیچھے سے کہا۔

مغرب کی اذانیں ہو کر ہر طرف خاموشی اور سناٹا چھا چکا تھا۔

قبرستان اب ایک ڈراؤنا منظر پیش کر رہا تھا۔

جس کو محسوس کرنے سے ایسا لگ رہا تھا گویا خلائی مخلوق زمین پہ نیچے اتر آئی ہیں۔۔

یہ انکل کہاں جا رہے ہیں؟

مجھے تو بڑے بھاشن دے رہے تھے ابھی۔

راحیل اس آدمی کے پیچھے چلتا جا رہا تھا۔۔

قبرستان کے ساتھ گزرنے والا روڈ بلکل خالی اور سنسان تھا۔۔

بارش کی بوندیں ایک بار پھر سے روئے زمین کو بھیگا رہی تھی۔

اس آدمی کا حلیہ پہلے سے بلکل مختلف تھا۔ سر پہ بلیک ہیٹ پہنے کوٹ تن کیے ہاتھ جیبوں میں ڈالے۔ بند شوز اور ایک دائیں ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ

چلتا جا رہا تھا۔

سیدھی سمت میں چلتے چلتے اچانک اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر بائیں طرف کھلی دکان کے ساتھ والی گلی میں مڑ گیا۔

ابے یہ بوڈھا کہاں گیا؟

یہاں تو اتنی گلیاں ہیں خدا جانے کونسی گلی میں مڑ گیا ہے یہ جاہل آدمی۔

خبیث کہاں ہے تو جلدی پہنچ لوکیشن بھیج رہا ہوں تجھے۔

راحیل نے ایک میسج امجد کے فون کی چھوڑا اور فون جیب میں ڈالے اپنی کیپ سے منہ چھپائے پھر سے چل۔پڑا۔۔

بھائی ایک سگریٹ دینا۔جی اچھا صاحب۔بھائی ایک بات پوچھوں ؟جی صاحب چار پوچھو آپ۔

رہن دے راحیل بات پوچھ کر پھنسے گا تو۔

وہ دل میں بولا تھا

نہیں وہ۔۔

ارے صاحب پوچھ لیں ناں۔

تم نے کسی آدمی کو یہاں سے جاتے دیکھا ہے؟

کیسا آدمی صاحب؟

میرا مطلب جس نے ہیٹ زیر تن کی کوئی ہو اور کافی ادھیڑ عمر کا شخص۔

راحیل اس شاپ کیپر کی طرف دیکھ رہا تھا جو اسکو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔

بھائی گھور کیوں رہے ہو؟

نہیں صاحب میری کیا اوقات اپکو گھورنے کی۔

چل بتا دیکھا کسی کو؟

صاحب ایک آدمی ابھی آیا تو تھا۔۔وہ یہ باجو کی دو گلیاں چھوڑ کر تیسری میں گیا ہے۔

کنفرم ہے ناں؟

ہاں صاحب ایک دم۔

چھٹے نہیں ہیں صاحب۔

کتنے کی سگریٹ؟

صاحب یہ آپکے ہو گئے سات روپے۔

کھلے تو میرے پاس بھی نہیں ہیں۔ چل تو یہ سو ہی رکھ لے۔

پھر کبھی آؤں گا سگریٹ پی کر ادھار چکتا کرنے۔

جی صاحب ضرور آنا میں حاضر۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

فون اٹھا راحیل کہاں ہے تو؟

امجد لگاتار راحیل کو فون کر رہا تھا۔

اسکا فون پکڑ کے آگ میں ڈال دو۔ اس آدمی نے پیچھے کھڑے آدمیوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا۔

میں۔میں اپکو نہیں جانتا۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے یہاں آکر۔

غلطی تو تو بہت بڑی کر چکا ہے میرے شیر۔

مجھے جانے دو۔

معاف کر دو۔

شیر اپنے راز پتا چلنے کے بعد اپنے نمک پہ پلنے والوں کو اکیلا کیسے چھوڑ دے؟

بتا؟ انکل آپ؟ راحیل نے قبرستان والے آدمی کی شکل پہ غور کیا تھا۔ جو سگریٹ پی رہا تھا

جی ہاں میں! انکل آپ تو۔

میں تو کیا؟

کمرے میں موم بتیاں میز کے چاروں کونے پہ جل رہی تھیں۔

اس دھمی روشنی میں انکا چہرہ صحیح سے معلوم تو نہیں لیکن نظر آرہا تھا جس سے شناخت ہو سکتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ابھی تک ں ہوش نہیں ہوا؟

ایک کمر پہ پاؤں مارتے آدمی بولا۔

ٹھنڈی زمین پہ الٹا لیٹا زندگی اور موت کی جنگ میں راحیل چاروں طرف نظریں دوڑا رہا تھا۔

اسکو سامنے ایک سلنڈر نظر آیا جو ہیٹر کے ساتھ اٹیچ ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ تین آدمی بھی اس ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گئے تھے اور وہ اپنی بات شروع کر چکے تھے۔

آ جا میرے ہاتھ میں۔ زمین پہ گھسیٹتا راحیل دھیرے دھیرے آگے ہوا سلنڈر کے پاس ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

باہر بارش تیز ہو چکی تھی بارش کی آواز اب ڈرانے والا انداز ڈھانپ چکی تھی

اندر سے وہ مغلیہ سلطنت کی کھوٹری بڑی بڑی دیواروں پہ تصاویر لگی ہوئی ٹی وی لانج سے ایک بہت بڑی سے سیڑھی جو اوپر کو جا رہی تھی وہ سیڑھی دو سمت میں پھیلی ہوئی

تھی۔۔حویلی میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔کسی کے پاؤں کی چاپ سیڑھیاں چلتے سنائی دے رہی تھی۔

راحیل پھوٹ پھوٹ کر قدم رکھتا حویلی میں داخل ہو چکا تھا۔جوتوں کی چاپ کا پیچھا کرتے وہ دھیرے دھیرے سیڑھیوں پہ چھڑنے لگا۔

بس بھائی جان تمہارا کھیل ختم۔امم۔۔چھو۔چھوڑو مجھے۔

راحیل اپنے منہ پہ رکھنے والی چادر سے خود کو چھڑا رہا تھا۔

تیری لاش ہی اب اس کھوڑی سے باہر جائے گی۔اس انجان آدمی نے راحیل کو زور سے زمین پہ دھکیلتے ہوئے بولا۔

ہونہہ۔

راحیل کا سر اٹھا کر اوپر دیکھنے سے پہلے پیچھے کھڑے تین آدمیوں میں سے ایک نہ پاؤں اسکے سر پہ مارا تھا۔

سامنے کی چار کرسیوں پہ چار ادھیڑ عمر کے آدمی اور تین جوان راحیل کے پاس گول دائرہ کیے کھڑے تھے۔

ایک اور مار اس سالے کو۔

سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک بولا تھا

ہماری گول میز میٹنگ تھی یہاں سمجھا تو گول میز میٹنگ۔

اور تو نے آکر شادی برباد کر دی۔

شراب سے خالی بوتل وہ آدمی راحیل کے سر میں مار کو چیختا ہوا بولا تھا۔

بتا کب سے پیچھا کر رہا ہے ہمارا تو؟ اور کون ہے تو؟

بیہوش ہوتے اور سر خون سے تر راحیل کے بال کھینچتے وہ ایک بار پھر سے کہراتا ہوا بولا تھا۔

ارے۔ شیشہ لگا گیا؟

بھاگنے کی کوشش؟ کر لو کر لو

بھاگنے میں کامیاب ہو جانا تو جشن منانا یہاں سے نکل کر۔

وہ سب میز پہ بیٹھے زور سے ہنسے تھے۔

اتنے میں راحیل کا ہاتھ سلنڈر تک جا پہنچا اسنے گیس زیادہ کی۔ پائپ ہیٹر سے نکال کر زمین پہ پھینک دیا اور پاس پڑی ماچس سے اٹھا کر تیلی جلا کر زمین پہ پھنکی اور وہاں سے اٹھ کر بھاگا تھا۔

اوئے ؟تو

تین آدمی اس کے پیچھے بھاگے تھے

اس جو چھوڑو نموں کھڑکیاں کھول ورنہ سارا کچھ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

مجھے ہوا چاہیے میرا سانس بند ہو رہا ہے۔

اوچ۔ افف۔ یہ شیشہ یہاں کہاں سے آ گیا۔ افففف میرے پاؤں۔

زخمی۔ بھاگ نکلا شیشہ بکھیر کے۔ دھت تیرے کی۔ ہاتھ تو واپس تو آئے گا بھاگ لے ابھی۔۔

شکر اللہ بچا لیا۔ اب کہاں جاؤں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساڈے راستے بند ہیں اور گھر پہنچنے میں کم سے کم دو گھنٹے لگیں گے۔ کہیں رکا نہیں تو بارش میں بھیگ کر ہی مر جاؤں گا۔ ہیلو بھائی؟

ایکسکوزمی؟ ارے باہر دیکھو گاڑی کے؟ راحیل بارش میں کھڑی ایک گاڑی کا دروازہ بجا رہا تھا جو اندر سے خالی تھی شاید۔ اس سنسان اور لمبے روڈ پہ افففف اللہ کسی کو بھیج دے۔

ماما بھائی ابھی تک گھر نہیں آیے بارش بہت ہو رہی ہے اور انکا نمبر بھی نہیں مل رہا۔ آفس ہو گا۔ ماما آج بھائی کا کوئی شو نہیں تھا کوئی انٹرویو نہیں تھا بھائی نے ایسا کچھ نہیں بتاتا تھا۔ اللہ اپنی حفاظت میں رکھے میرے بیٹے کو۔ امجد یا عمر کا نمبر ملاؤ۔ ماما میرے پاس نہیں ہے انکا نمبر۔ اچھا میری ڈائری لاؤ اندر میرے کبڑ میں دیکھو۔

جی اچھا ماما۔

کہاں ہے تو؟ کیا مصیبت ہے تجھے بے؟ راحیل تیری طرف آیا ہے؟ نہیں تو میری اس سے بات ہی کب ہوئی۔ کب ہوئی بات؟ ابے نہیں ہوئی کیوں نیند حرام کر رہا ہے میری تو۔

راحیل گھر سے نہیں مل رہا آنٹی مجھے فون کر رہی ہیں۔واٹ؟

کہاں گیا وہ؟

پتا نہیں بھائی اسنے مجھے کال کی تھی ملنے کا کہا تھا۔

کونسی جگہ؟

وہی قبرستان! تیرا دماغ تو نہیں خراب اکیلے کیوں بھیجا اسکو؟

ابے جانا تھا میں زرا کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

اب کیا کرنا ہے؟اب تو اپنی نیند حرام کر کے باہر آ میں تیرے گھر کے باہر گاڑی میں ہوں جلدی نکل۔اچھا ایک سینکڈ بس آیا میں۔گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ ڈھرڈھ سے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔اففف یہاں تو بہت ٹھنڈ ہے۔

بارش ہو رہی ہے تو ٹھنڈ ہو گی ناں گدھے۔اچھا چل اب تو لوکیشن نکال۔کس کی؟ میرے باپ راحیل کی۔دیکھ آخری لوکیشن کیا ہے اسکی۔اچھا رک جا کھانے کو کیوں ڈوڑ رہا ہے۔

ابے ابے۔۔گاڑی پیچھے کر۔یہ دکان کے صوفے پہ کون سویا ہوا ہے؟

معلوم نہیں۔

دیکھے گا تو پتا چلے گا۔ٹارچ لائٹ مار۔

کہاں؟

افففف میری سر پہ۔

سوچ لے؟

یار عمر تمہاری بچکانی حرکتوں کا ٹائم نہیں۔

اچھا سیریس۔

گاڑی سے نیچے اتر دیکھ کر آ کون ہے یہ۔

میں؟

ہاں تو اور کیا تیرے؟

سنے گا مجھ سے جا باہر۔

کوئی ڈاکو ہوا تو میں تو گیا۔

کچھ نہیں ہوتا تجھے ایک تو تجھے موت کا فرشتہ کا بہت ڈر رہتا ہے ہر جگہ۔

دھیان سے عمر۔۔

یہ پاس آرہی ہے۔بھاگ راحیل۔

نہیں نہیں بھاگنا نہیں۔ہم اسے نظر آجائیں گے۔میرا دل بند ہوتا جارہا ہے پلیز کچھ کرو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امجد ڈر کے مارے اب کانپ رہا تھا۔۔

یہ سب قتل یہ تو نہیں کرتی؟

راحیل خود سے بولا۔۔

بھاگ راحیل۔۔امجد اس سفید لباس کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بھاگا تھا۔

بھاگ راحیل۔

راحیل اٹھ۔۔وہ اپنی جگہ سے نہیں ہل رہا تھا امجد بھاگتا بار بار اسکو آوازین دے رہا تھا۔۔

بچاؤ۔۔۔امجد کی چیخ آواز راحیل سن کر دوڑا تھا۔۔

لاش۔۔لاش۔۔یہ کیا؟لاش

امجد کہتا دور ہوتا گیا اس لاش سے۔۔وہ کہاں گئی؟

غائب؟

نہیں غائب نہیں وہ دیکھو۔۔اسکی پایل۔۔

پایل دور سے چمک رہی تھی۔

اسکی پایل یہاں کیسے گر گئی؟

خدا جانے۔

یہ راستہ کدھر کو جا رہی ہے؟

افففف کہاں پھنس گیا ہوں میں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غار ختم ہو گئی وہ سجانے روشنی۔۔ شکر اللہ

عمر غار سے نکل کر باہر آیا تھا

جہاں چاروں طرف روشنی تھی۔۔

صبح ہو چکی تھی

غار کا رستہ ختم ہونے کے مقام پہ اس حویلی کا پیچھا حصہ نظر آرہا تھا۔۔

یہ کیا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں مر گیا تھا تو؟

گیا تو گھومنے تھا لیکن وقت موت کے منہ میں لے گیا اور قسمت وہاں سے بچ کر نکال آئی۔

میرا میٹر شارٹ مت کر بتا سیدھا۔۔

یار قبرستان کے لیے گیا تو وہ آدمی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو؟ میرے پاس ایک بہت دھماکے کی نیوز ہے۔

جی سر کیا؟

میری سیلری کی تیاری کرو بس باس کو کہنا۔۔آتا ہوں دو دن تک میں وید ثبوت۔

جی اوکے راحیل سر۔

چل اندر۔

میں تو نہیں جا رہا موت کے منہ میں۔

عمر تم یہیں رہو ہم دونوں۔

نہیں نہیں اکیلے نہیں رہنا یہاں کوئی گاڑی کا شیشہ توڑ کر مجھے کھا گیا تو؟

ہاں بات تو سہی ہے تجھے کھا کے جن بھی الٹیاں کر کے اگل دیں گے تجھے۔۔راحیل کی بات پہ امجد اور وہ ہنس پڑے تھے۔

اچھا چل آ جا میرا ہاتھ پکڑ کے چل چھوڑ نا مت۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

پیچھے پیچھے چلو لائن بناؤ۔

آگے کیا تھا؟

پیچھے پیچھے چلو لائن بناؤ چلو بلو دے گھر۔

اگے نہیں اندا مینوں ہن۔

مینوں وی نئی اندا۔

ہہہ نالائق نہ ہون تے۔ عمر کے کہنے پہ وہ تینوں ہنسے تھے کہ اچانک عمر نے زوردار چیخ ماری تھی۔

بچاؤ۔

عمر۔ عمر۔ عمر یہ کیا ہوا ہے؟

عمر کہاں ہو تم؟ یہ قبر کا تختہ مجھے لگتا ہے ابھی مجھے اسکی حرکت محسوس ہوئی ہے۔

قبر کا؟ ہاں چل اسکو کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آرام سے۔ یہ تو بہت سخت ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں لو ہے کا لگ رہا ہے کچھ۔

اللہ عمر۔۔امجد زور سے چلایا تھا۔۔آواز قبرستان کے چاروں کونوں میں گونجی تھی۔

آگے چلیں یہ یہیں رک کر؟

آگے چل کچھ ہنٹ آگے سے ملے گی اگر ان تختوں میں کوئی گڑ بڑ ہے تو۔

ساتھ رہنا محتاط انداز سے آگے بڑھتے ہوئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

آواز آئی؟امجد نے راحیل کی طرف دیکھا۔

ہاں آواز جیسے کوئی چیز دروازہ ٹائپ بند ہوا ہو۔

ہاں لیکن آئی کہاں سے؟

وہ چاروں طرف نظریں دوڑانے لگے کہ اسی دوران قبرستان میں پایل کی آواز گونجنے لگی۔

یہ آواز؟یہ آواز کہاں سے ہے؟

پیروں کی آہٹ؟

شششش۔۔۔اس تخت کے پیچھے چھپو تم اور میں ادھر۔

سامنے دیکھو سفید کپڑوں میں!

یہ چڑیل تو۔

نہیں نہیں بلکے ہاں۔وہی لگ رہی ہے دیکھ اسکے باپ اسکے پاؤں۔۔اسکے ناخن۔۔

پایل کی آواز اب زیادہ آہٹ سے سنائی دینے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹھو چائے لوگے یا ٹھنڈا؟

تیری سالی کا رشتہ۔

ابے کون سالی؟

یہ جو ابھی گزری باہر سے۔

پڑوسن ہے میری اور شادی شدہ ہے تین بچوں کی ماں۔۔

آوہ تیری۔۔۔سچی؟

ہاں ورنہ میں دل نہ دے چکا ہوتا اسکو۔۔چل دل پہ پتھر رکھ لیتے ہیں۔۔اللہ ہمیں ستر حوریں بھی تو دے گا جنت میں! کام جنت والے کروگے تو حوریں ملیں گی ناں۔ بھئی میں تو اپنی دنیاوی شریک حیات کو ہی جنت میں اللہ سے حوروں کی جگہ مانگ کر رکھوں گا ساتھ۔۔

ہاہاہا۔۔اتنا بڑا مذاق۔۔افففف ہزم نہیں ہو رہا۔۔اچھا یہ آپ کی شریک حیات ہیں کہاں؟

مجھے اپنے گھر کا وائی فائی کا کورڈ پتا گوگل باجی پہ سرچ مارتا ہوں کہاں ہے میری شریک حیات۔۔وہ تینوں بے تحاشہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔

وہ لاش۔۔اُفف میرے کان پک گئے ہیں اور دل بھی اب باہر آنے کو ہے لاش لاش سن سن کے۔۔

عمر تو میرا دوست جوس پی۔۔

راحیل دیکھ۔۔وہ لاش تو اس آدمی کی تھی جس کی حویلی ہے

جس قبر کا تختہ پلٹنے سے عمر اس میں گرا۔۔ گرا نہیں مجھے کسی نے پاؤں سے پکڑ کر اندر کھینچا تھا۔۔عمر جوس پیتا پیتا رک کر بولا۔۔

ہاں ہاں وہی۔۔

تو ان میں کومن کیا ہے؟

مجھے کیا پتا؟ گدھے دیکھ یہ اندر گرا اور وہ چڑیل وہاں سے ہمارے پیچھے عمر کے جانے کے بعد آئی۔۔

ہاں ایسا ہوا تھا لیکن وہ لاش وہاں کب اور کیسے آئی؟

اب یہ تو چڑیل پی بتا سکتی ہے یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ چڑیل نے پہلے اس آدمی پہ وار کیا ہو اور پھر عمر۔۔

پولیس الرٹ ہے؟

ہاں بھئی پورے دو بج کے دس منٹ پہ گاڑیاں یہیں ہوں گی۔

اور رپوٹر؟

وہ بھی سب کچھ تیار ہے۔۔

چل پھر بیٹھو گاڑی میں۔۔

صرف پینتیس منٹ باقی ہیں ٹائم ہونے میں تیز ڈرائیو کرو۔۔

ہاں سیٹ بلٹ باندھ لو دونوں۔۔

راحیل نے پیچھے بیٹھے دونوں کا کہا تھا۔

پتا نہیں صبح قبر میں ہو گی یا بیڈ پہ۔۔ عمر عادتاً ڈرتے ہوئے بولا۔۔

عمر زندگی میں اتنا نہیں ڈرنا چاہیے میرے دوست۔۔ زندگی نام ہی ایڈوانچرز کا ہے۔

چل اتر گاڑی سے۔۔

کیا ماجرہ ہے یہ سب ؟

بول چپ کیوں ہے ؟

میرا گھر میرے بھائی کے بیٹے لینا چاہتے تھے میں یہ کسی اور کو اس میں بستا نہیں دیکھ سکتا

کیونکہ میری یادیں ہیں اس میں۔۔ تم چڑیل بن کے سب کو مارتے ہو یہاں؟

اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا

اس آدمی کو کیوں مارا جس کی لاش بارش میں آئی؟

اسکو میں نے نہیں مارا۔۔ وہ راستہ میں اگیا تو اسکو مارنا پڑا۔۔

قبر کی طرح کا وہ خلا یہاں لوگوں کو ڈرانے کے لئے بنایا تھا خود کی ان کو پاؤں سے کھینچ کر اندر کر کے ں ہوش کرتا تھا اور خود غار سے باہر نکل جاتا تھا چار لاشوں کے قاتل ہو تم۔۔اور پانچواں مجھے قتل کرنا تھا تو نے بڈھے۔۔ عمر نے پاؤں سے مٹی آرائی گیلی جو اس آدمی کے منہ پہ گری۔۔

لائیو نیوز زراحیل دے رہا تھا

امجد پولیس کو سارا ماجرہ بتا رہا تھا

اچھا باقی سب چھوڑ بڈھے یہ ایڈیا کہاں سے آیا تجھے؟اور تجھے ڈر نہیں لگتا قبرستان میں؟

ابھی یہ جیل جائے گا ابھی وہی آ کر پوچھ لینا۔۔ایک پولیس اہلکار اس آدمی کو ہتھ کڑیاں لگاتے بولا۔۔

اچھا انکل مجھے تو دو دن نیند نہیں آئی اس آپکی حرکات سے۔۔

آپکی اپڈیٹ لوں گا آپ سے وہی آکر۔۔اور ہاں آپکی حویلی میں ایک پارٹی تو بنتی ہے اب۔۔

قبرستان میں پاؤں رکھتے ہی پایل کی چھن چھن کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔ جیسے انتظار میں ہے چڑیل والی باجی ہمارے۔۔راحیل بولا تھا

باجی تیری دوست ہے؟

ابے گدھے چڑیل ہے وہ چڑیل۔۔

ڈرتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

چھن چھن کی آواز مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔

جیسے پائل کون کے قریب لا کر کوئی بجا رہا ہو۔۔

راحیل تم اس طرف جاؤ میں اور عمر اس دائیں طرف۔۔

ڈر نہ نہیں اگر یہ انسانوں کا شکار ہے تو سامنے آئے گا۔۔

ارے اتنی بھیگی بلی؟

پیچھے ہی آتی جا رہی ہے یہ تو۔۔اور میری جان جاتی جا رہی ہے۔۔راحیل کچھ کر۔۔کیا ہوا ہے انتظام اس انسانی چڑیل کا۔۔

تمہارا کھیل ختم انسانی چڑیل۔۔

پولیس کے ایک جوان نے آکر اسکی پیٹھ پہ بندوق رکھی تھی جس پہ اس نے ہاتھ کھڑے کر لیے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چل بھئی اتار اپنا یہ سفید ماسک۔۔تم؟

تم تو وہی ہو بوڑھے آدمی۔۔

یہ سب۔۔کیوں؟

راحیل نیچے بیٹھ گیا تھا زمین پہ۔۔

قبروں میں ایک جگہ گھڑا گھاڑ کر اسی کی ترقیب پہ چڑیل کے لیے جال بچھایا گیا تھا۔

راحیل اور عمر کے پیچھے آتے آتے وہ اس گھڑے میں گری۔۔

جس کے بعد پولیس نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔۔

واہ بھائی تو چھا گیا ہے میڈیا پہ۔۔بس دیکھ لے لیکن اس سب کا کریڈٹ تم دونوں کو بھی جاتا ہے۔۔میرے دوست کی کچھ ایسے ہیں۔۔ہمارا ہر ایڈونچر ایک دوسرے کے بغیر ان کمپلیٹ ہے

کیوں عمر؟

ہاں بھئی میچ دیکھ۔۔

آوہ تیری ایک اور آؤٹ۔۔پاکستان تو گیا آج۔۔افففف

عمر نے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا تھا جس پہ راحیل امجد ہنس پڑے تھے۔۔

****

❤ ختم شدہ ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔)

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین